جلد ۲ | بمبئی دوشنبہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۱۹ ہجری مطابق ۵ اگست ۱۹۰۱ عیسوی | نمبر ۲۰۹

مقدمۃ الجیش

خدا جزائے خیر دے

مسلمانان ہند کی عالی ہمتی اور اسلامی جوش کا تجربہ ... تجربہ کر لیجئے انہیں فضول باتوں میں لاکھوں روپیہ تباہ کرتے دیکھئے ... مگر ... بیدار ہمتی ... اسلامی کام میں کس طرح پہلو تہی کر جاتے ہیں ... اسلامی ... پیدا ہو ... اب ہمیں ... کسی طرح امید باقی نہیں رہی ... کام ... نہیں ... سکتا ... کو شروع کر دیا ... خدا کے فضل ... انجام ... کی ... اسلام کا دینی جوش ... مسلمانان ... نہیں ہو گیا ... کی خبریں ... دیا ... بہ ... کر ... ہیں ... بہ ... ہوئی ...

ذرا کان کھول کر سنیں

خریداروں کو ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ جب تبدیل پتہ منظور ہو تو اپنا سابق پتہ اور چٹ کا نمبر بھی ضرور لکھ دیا کریں ورنہ ... بہت ... مگر اس ہدایت پر ... عمل ... نہیں ... صلواتیں ... عجب بار بار ... پہنچا چاہئے ... رہا نہیں کہ آپ خریدار ہیں یا نہیں اور ... بہت حضرات ... اور اگر ... تو ... بہت ... ہم ... تشکایت ... کی ... بدولت ... کی بناء ... صاحب نمونہ منگوا ... ایک ... حالانکہ ... نمونہ روانہ نہیں ہو سکتا ... حضرات اپنے ... تحریر ... کا شوق ... اور پھر ... نمونہ منگوانے کی کیوں ضرورت ہوتی ہے

یہ تو معمولی بات ہے

... کی لات ... کمزور ... دلیسی ... بلا کر ... کوئی ایسی بات نہیں جسکی طرف ہم گورنمنٹ کو توجہ دلائیں ... ہی ... کی ... انگریز ... ذکر بھی ... ہے ... اور پھر دلیسی جان ایسی کہاں عزیز ہے کہ اسکو ... کسی ... کر ... پھانسی یا ... کی سزا دیا ... دو چار سو روپیہ کا جرمانہ بھی بہت ہو گیا ... ڈپٹی کمشنر ... کا ... کارخانہ ... ایک ... نے ایک دیسی ملازم ... کو لات ماری ... بدبخت تھا کہ ... لات کھاتے ہی جان ... صاحب ... مسٹر ... دیا ... میں ... لات کا کیا قصور تھا ... صاحب ... انگریز جیوری ... مجرم ... بے قصور ... سو روپیہ جرمانہ کر دیا ... بے قصور ... رحم کیا ... ۱۵۰ ... دیا

پائوں پھیلاتے چلے

کمینون سے جتنا نیک سلوک کیے جائیے وہ اور شیر ہوتے جاتے ہین۔ ان کے ساتھ تو بعضون گر گستر پوز اکل پہلے ہی سے ایسی سختی سے سلوک کرنا چاہیئے کہ پھر وہ سر اوٹھانے کی ہمت نکرین۔ نامعقول ٹرچون نے جب بھاگ کر برٹش بہادرون نے انکی شجاعت کا سارا بھرکس خاک مین ملا دیا تو اب لگے وہ بزدلانہ حرکتین کرنے پہلے تو انہون نے جنگ لاکفونتن مین برٹش مجروحین پر گولیان چلائین۔ برٹش سپاہیون پر اس بزدلانہ کاروائی نے بہت برا اثر کیا۔ اور راز نہین اندیشہ ہوا کہ ہم تو ایسی تہذیب اور آدمیت کے خلاف کوئی کارروائی کرنے سے رہے۔ اور کہین ایسا نہو کہ یہ اور دلیر ہوتے جائین۔ اسلیئے وہ بہت بڑے جلائے۔ گورنمنٹ سے سخت شکایت کی کہ اسکا کوئی انتظام کرنا چاہیئے۔ مگر ہماری رحمدل گورنمنٹ کو یہ گوارا نتھا کہ کسی قسم کی سختی سے کام لے۔ اسوجہ سے اغماض کرگئی۔ مگر جس بات کا خوف تھا وہ آخر پیش آ ہی گئی چنانچہ لارڈ کچنر نے اطلاع دی ہے کہ ۲۰ جولائی کو فوج ایک یومنری پٹرول اور لیچی جانسبرن پر دفعۃً آ پڑے۔ چونکہ ہمارے سپاہیون کی تعداد بہت کم تھی اسلیئے سوائے اتباع قبول کرنیکے کوئی چارہ نتھا اور جب انھون نے ہتھیار رکھدئے اور اچھی طرح سے آگر قابو مین ہوگئے تو ظالمون نے یومنری کے ایک سپاہی اور چند دلیسیون کو گولی سے مار ڈالا۔ اور اسی لیئے تعجب پر موقوف نہین ہے سنا جاتا ہے کہ کئی ایسی وارداتین ہوئین جنمین ان جابرون نے بیدست و پا سپاہیون کو بڑی بیرحمی سے قتل کیا۔ بھلا فرمائیے کہ ایسے سنگدلون سے رحم و لطف کا برتاؤ کرنا نہین بلکہ سر پڑھانا ہو یا نہین اگر پہلے ہی سے ہماری گورنمنٹ اتنی سختی سے پیش آتی تو آج انھین یہ جرأت ہرگز نہوتی۔ مگر تعجب نہین جو برٹش گورنمنٹ کی اب آنکھ کھل گئی ہو۔

اسقدر بے لگامی

ہندوستان کے اخبارات تو سیڈیشن کی زنجیرون سے ایسے جکڑ دئے گئے ہین کہ مجال کیا جو ذرا بھی حرکت کرین اور دائرۂ اعتدال سے تجاوز کرین۔ اتنا ہی نہین بلکہ گورنمنٹ کی واجبی شکایت یا کسی بد معاش افسر کی مکاریون اور مظالم کا سچا فوٹو بھی اینچتے ہوئے انکا قلم جواب دیجاتا ہے۔ اور قطعی آزادی چھین جانے کا خوف انکا ہاتھ پکڑے لیتا ہے مگر انگریزی اخبارات کی نسبت ہم یہی سنتے آئے ہین کہ انکو اسقدر ضرورت سے زیادہ آزادی دیگئی ہے کہ گویا خود حاکم بنے بیٹھے ہین اور جیسا دل مین آجاتا ہے گورنمنٹ کے متعلق فتوے دیتے بیٹھتے ہین مگر اب ہمین معلوم ہوگیا کہ ایسا سمجھنے مین ہماری معلومات نے بڑی غلطی کی۔

اب وہ زمانہ نہین رہا کہ کوئی شخص اپنی بدلگامی کا جوش دل سے زبان تک لاسکے۔ اسمین شک نہین کہ انگریزی اخبارات کی آزادی ایسی تو نہین چھین گئی ہے کہ وہ گورنمنٹ کے سیاہ و سفید کو بالکل نظر انداز کردین اور کسی سرکاری معاملہ مین نکتہ چینی کرنا ارتکاب جرم سمجھا جاتا ہو جیسا کہ دیسی اخبارات کے ساتھ ہے۔ مگر امن اور سلطنت کی مصلحت مین وہ بھی دخل نہین دے سکتے چنانچہ کسی مصلحت سے مسٹر براڈرک نے اخبارات کو سرکاری پیغامات کی رپورٹ بھیجنا موقوف کردیا تھا اسپر اخبار ڈیلی میل نے بڑا شور مچایا اور مسٹر مذکور پر یہ الزام لگایا کہ چونکہ ان پیغامات مین خفیہ سرکاری خطوط بھی ہوتے ہین۔ اسلیئے انکے شایع کرنے سے وہ پہلو تہی کرتے ہین۔ اب بھلا یہ فرمائیے کہ اخبارات کا اسمین کیا اجارہ ہے۔ لیکن یہ ضرورت سے زیادہ آزادی ملنے کا سارا کرشمہ ہے یا ہمیشہ تو بجا تھی ہر طرف جنگ کا مستقل علاج کیا جائیگا۔ مگر خود مسٹر براڈرک ایسے ہی بیچے۔ پھر کچھ بری طرح اخبارون کے سمجھتے ہوئے ہین۔

انکا تو خاتمہ ہوگیا

دیوانہ ملا نے ہماری بھولی بھالی اور رحمدل گورنمنٹ کو بہت ستا رکھا تھا جب دیکھئے جب ہمارے بہادرون کو جہادت کے جوش مین عدم آباد پہونچاتے تھے۔ پہلے تو ہماری گورنمنٹ نے بہت صبر کیا کہ ان شتونگ چند باغیون سے لڑنا ہی کیا خود بخود تھک کر بیٹھ رہین گے۔ مگر اسسے وہ اور شیر ہوتا گیا اور ادھر اُدھر کے باغیون کو جمع کرکے ایسا زور باندھا کہ ہمارے بہادرون کی آنکھ کھل گئی۔ یہ تو حکم کے منتظر تھے ہی جیسے گورنمنٹ نے انکی شورشون سے تنگ آکر لڑائی کا حکم دیا اور یہ انپر بلی ہوئے ہیر گیا تھا۔ بھلا ان بہادر شیرون کے پہونچنے پر کسکی مجال کہ تاب مقابلہ لاسکے۔ اور پھر دیوانہ ملا کے مریدون کی ہستی ہی کیا تھی اُن مٹھی بھر چند باغیون کا ہماری منتاج فوج کے آگے کیا ٹھکانا تھا۔ دو ہی تین حملون مین اون کا بھرکس نکالدیا۔ پھر بھی دیوانہ ملا تھا اپنی دھن کا پکا۔ اگرچہ دیوانہ تھا مگر دیوانہ بکار خویش ہشیار۔ اسنے بھی دو دو ہاتھ کرکے دکھلائے کہ عقلمندون کے ہوش اوڑ گئے مگر کہانتک۔ متواتر شکستون نے اوسکی نہین تو اسکے حامیون کی کمر ہمت تو ضرور ضرور توڑ دی غرضکہ ایسی ایسی شکستین تو انہین بہت ہوئین۔ مگر یہ اجولائی کو آسمان نے انکے ساتھ بہت بڑی دشمنی کی۔ چنانچہ ایک سرکاری تار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کرنل سوین نے مقام جولائی سے نکلکر دیوانہ ملا کے پڑاؤ پر حملہ کیا۔ گھمسان لڑائی ہوئی اور یہ نتیجہ ہوا کہ دیوانہ ملا کو سخت نقصان اٹھاکر پیٹھ دکھانی پڑی۔ تمام خیمے جلادیئے گئے۔ مویشیون پر قبضہ کیا گیا۔ اور میدان جنگ مین لاشون کا فرش بچھ گیا سارے اس لڑائی مین دیوانہ ملا کے اپنے حامی قتل ہوگئے کہ شاید اب اسکی دیوانگی کا جوش پھر ابھرنے دیا تاپچکا۔ ہماری طرف ایک سپاہی چوٹ کھاگئے ہم

انکی تو بن گئی

جنگ جنوبی افریقہ مین چاہے ہمارا کتنا ہی نقصان ہوا ہو، ہزارون عورتین بیوہ ہوئی ہون ہزارون بچے یتیم ہو گئے ہون۔ ہزارون بوڑھیون کا چراغ عمری اور تمنا کے تھپیڑون سے گل ہو گیا ہو۔ افسرون کی بدنامی ہوئی ہو یہ سب بدقسمتی سہی۔ مگر لارڈ رابرٹس اپنی قسمت پر جسقدر ناز کرین کم ہے۔ انہون نے اپنی شجاعت کا سکہ جما ہی دیا۔ اعلی درجہ کی عزت و ناموری حاصل کر ہی لی۔ اور تمام انگلنڈ مین انکی قدردانی کا ڈنکا پھیل ہوا ہی تھا کہ شہنشاہ ہندشاہ ایڈورڈ نے بھی اپنی قدردانی کا ثبوت دیا۔ لارڈ رابرٹس کو زندگی بھر کے لیے بیفکر بنا دیا۔ اور یہ سفارش کی کہ انہین انکی قومی خدمات کے صلہ مین ۱۰ لاکھ روپے عطا کیے جائین۔ قوم تو اسبات کی منتظر ہی تھی۔ جیسے ہی یہہ درخواست پارلیمنٹ مین پیش ہوئی بالاتفاق منظور ہو گئی۔ ہان چند کور باطنون نے اسکی مخالفت کر دی تھی۔ مگر انکی مخالفت سے کیا ہوتا ہے ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست۔ لارڈ رابرٹس کی قسمت کھل گئی اور برٹش قوم نے اسبات کا ثبوت دیدیا کہ ہم اپنے خیرخواہ اور قومی خدمات پر جان نثار کرنے والے افسرون کی کسطرح قدردانی کرتے ہین۔ اور سچ پوچھیے تو لارڈ موصوف نے کام بھی ایسا کیا۔ اس گرما گرمی کی زبان مین جب ہماری بہادرون کو ہر طرف سے ناکامی کی منحوس صورت نظر آتی تھی۔ اور دشمن اپنی چند روزہ فتح کی خوشی پر بانسون اچھل رہے تھے اور گورنمنٹ کی امید کا تار بالکل ٹوٹنے کو تھا۔ ہمارے بہادر لارڈ نے وہ کار نمایاں کر دکھائے کہ دشمن کی ساری امیدین خاک مین مل گئین اور انپر دفعتہ شکستون اور مصیبتون کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ بھلا ایسے جان نثار قوم کی ہماری گورنمنٹ کیون نہ قدر کرتی۔ اس لڑائی مین ہمارا مالی نقصان تو بہت

پھر جہالت نے جوش کیا

بیچاری چینی گورنمنٹ عجب شکنجہ مین پھنسی ہوئی ہے۔ وہ ہر طرح سے دل سے یورپ کی مطیع و منقاد ہے۔ مگر اسکا کیا علاج کرے رعایا ایسی سرپھری اور جاہل ہے کہ اپنی حماقت سے خواہ مخواہ گورنمنٹ کو بدنام کرتی ہے۔ اس جنگ مین چینیون کو جسقدر نقصان اٹھانا پڑا وہ انہین ہوشیلے باغیون کی بدولت تھا۔ انہین نے اپنے مذہب کی حمایت مین عیسائی پادریون پر ہاتھ صاف کرنا شروع کیا۔ پھر بھلا دول یورپ سے یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ اپنے مقدس پیشواؤن کی بیحرمتی اور خونریزی کی خبرین سنین اور کان مین انگلی دیے صبر کیے بیٹھے رہین اور ان ظالمون کی گوشمالی کیلیے انہین چین پر حملہ کرنا ضروری تھا۔ کیونکہ چینی گورنمنٹ مین اتنی طاقت تو تھی ہی نہین کہ اپنے باغیون سے آپ ہی سمجھ لے اور انہین ان مظالم سے باز رکھے۔ غرض کہ اسکا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ چین ہر طرف سے نرغہ ہو گیا۔ اور گورنمنٹ چین بے تقصیر اڑنگہ مین آ گئی۔ ہزارون جانین گئین۔ شہنشاہ کو تکلیف اٹھانی پڑی۔ سارا خزانہ خالی ہو گیا۔ اور تاوان جنگ کا اسقدر بار سر پڑا۔ کہ اس سے سبکدوش ہونا اسکو خزانہ کی وسعت سے خالی تھا اسلیے تمام محاصل ضبط ہو گئے۔ اب عمر اسکا بھگتان بھگتنا پڑیگا۔ وہ تو یہ سمجھے کہ دول یورپ کے باہمی نفاق نے اسکی سلطنت بچا دی۔ اب پھر ان ناعاقبت اندیشون نے اودھم مچانا شروع کر دی ہے۔ چینی گورنمنٹ اسقدر بیدست و پا ہے کہ اسکے بنائے کچھ بھی نہین بن سکتا اور دول یورپ سے مدد مانگے تو پھر اسی اڑنگہ مین پھنس جائے۔ پچھلی دفعہ پہلی جب باغیون نے علم بغاوت بلند کیا اسقدر تو ہمت کر کے اپنی فوج مقابلہ کے لیے بھیجی۔ مگر اس سے کیا ہو سکتا تھا منہ کی کھا کے رہ گئی۔ جس سے باغیون کے حوصلے اور بڑھ گئے اور بغاوت کی وبا سارے چین مین پھیل

کیا یہ ممکن ہے

ہمین تو اسبات کا یقین نہین آتا کہ انگلنڈ کے قارونی خزانہ مین اتنی کمی ہو گئی ہو کہ سپاہیون کو اپنی تنخواہ نہ ملنے کی شکایت باقی ہے۔ دوسری سلطنتون مین اگر ایسا دیکھا جاتا ہے کہ سپاہی محض اسی وجہ سے لڑائی پر جانے سے جان چراتے ہین کہ جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمن کا مقابلہ کرنے کے بعد بھی انکی قدردانی اور انعام بخشی تو دور بات ہے انہین تنخواہ بھی نہین دیجاتی کہ کچھ دنون چین سے زندگی بسر کرین۔ مگر اسکی وجہ صرف یہی ہوتی ہے کہ لڑائی کے مصارف کثیر کے بعد خزانہ مین اتنی وسعت باقی نہین رہتی۔ کہ جان فروشون کو ادنے پیدی تنخواہ ہی ادا کر دیجائے لیکن کیا برٹش خزانہ کا بھی یہی حال ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو لارڈ رابرٹس کو اسقدر فراخدلی سے انعام نہ دیا جاتا۔ اور نہ لارڈ رابرٹس جیسا شریف آدمی ایسا گوارا کر سکتا ہے کہ غریبون کا حق مار کر اپنے گھر مین مزا اڑاوین۔ آخر پھر اس خبر کو کیونکر معتبر مان لین جو اخبار ڈیلی نیوز مین شائع ہوئی تھی کہ شاہی یومنری کے سپاہیون نے اس سبب سے تقسیم تمغجات کے جلسے مین شریک ہونے سے انکار کر دیا کہ ابتک انکی پوری تنخواہ وصول نہین ہوئی۔ اور پھر برٹش وفادار سپاہیون سے ایسی کیونکر امید ہو سکتی ہے کہ بالفرض اگر انہین کسی خاص مصلحت سے ابتک تنخواہ نہین ملی ہے تو وہ اسقدر بیصبری ظاہر کرین کہ ایسے خوشی کے جلسے مین اس ادنی بات پر شریک ہونے سے انکار کرین جنہون نے اپنی جان قومی خدمت کی نذر کی تھی وہ بھلا ذرا سی تنخواہ ملنے نہ ملنے پر مخدوم کے حکم سے کیونکر انحراف کر سکتے ہین اور پھر ایسے جلسے مین جہان انہین انکی خدمات کی قدردانی کا عملی ثبوت ملنے کیلیے تمغے ملتے رہے ہون وہ کیونکر شرکت سے شامل نہوتے اگر یہ خبر صحیح ہو تو گورنمنٹ کو ضرور اسامر کی طرف توجہ کرنی چاہیے

ہوا ہو مگر کچھ ہو گیا تھا۔ پھر اپنی ہم سر علم

گئی۔ بیچارہ ستایا جاتا ہے کہ اب شائستگی ہے یا کسرون نے پھر جاہلی پھیلا رکھی ہے۔

بڑی تعجب کی بات ہی

ترکی اور برٹش گورنمنٹ کے درمیان جو گہرا دوستانہ تعلق ہے اوس کے دیکھتے ہوئے تو ہرگز یہ خیال نہیں ہو سکتا کہ ہماری معدلت گستر گورنمنٹ کبھی کوئی ایسی کارروائی کرے گی جس سے ترکی گورنمنٹ کو صدمہ پہنچتا ہو۔ پہلے پہلے جب یہ تار دیکھا تھا کہ عدن میں ایک ترکی قلعہ برباد کرنے کے لئے برٹش فوج بھیجی گئی تو ہمیں یہی خیال ہوا کہ یہ قلعہ کسی زمانہ میں ترکی مملکت ہو گا۔ اور اب اس سے ترکی گورنمنٹ کو کوئی تعلق نہیں ہے صرف بخیال سابق ترکی قلعہ کہلاتا ہے۔ چنانچہ ہمارے اس خیال کی دوسرے تار سے تائید بھی ہو گئی کہ اس قلعہ سے ترکی گورنمنٹ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ مگر اب لندن ٹائمز قسطنطنیہ کے ایک تار سے مظہر ہے کہ برٹش گورنمنٹ کی اس کارروائی سے اعلیحضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ سخت برانگیختہ ہو گئے ہیں اور لندن میں ایک شکایتی تار دیا ہے۔ ہمیں اس خبر کی صداقت کا یقین نہیں آتا کیونکہ ہماری گورنمنٹ سے ہرگز یہ امید نہیں کہ طریق دوستی کے خلاف کوئی کام کرے۔ اور اگر یہ بات صحیح ہے کہ اس قلعہ سے ترکی گورنمنٹ کو تعلق تھا۔ تو ہمیں سخت تعجب ہے کہ برٹش گورنمنٹ سے یہ خلاف امید کارروائی کیسے ظہور میں آئی مگر نہیں ایسا ہو نہیں سکتا۔ ان دونوں خبروں کی صحت کی حالت میں اگر کوئی پہلو نکل سکتا ہے تو وہ یہی ہے کہ برٹش گورنمنٹ کے ماتحت وہاں کے افسروں سے یہ حرکت سرزد ہو گئی ہو گی۔ اور ترکی سلطنت کو بھی یہی شبہ ہے۔ کیونکہ اعلیحضرت سلطان المعظم نے شکایتی تار (جو آپ نے لندن کو بھیجا ہے) یہ بھی سوال کیا ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے اس قلعہ کی بربادی کا حکم دیا گیا تھا یا نہیں۔

اب حقیقت کھل گئی

کنگال ڈچون کو ہماری گورنمنٹ سے چھیڑ خانی کرتے وقت یہ نہ سوجھی کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا ہماری حقیقت ہی کیا ہے کہ جو ایسی عالیشان گورنمنٹ سے برسر پرخاش ہوں۔ مگر اس وقت تو یہی ترکیب تھی مثل مشہور ہے۔ قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید۔ کبھی ایسے دشمن سے پالا تو پڑا تھا۔ کہ ایک دفعہ منہ کی کھا کر پھر سر اوٹھانے کی ہمت ہوتی۔ ہمیشہ بیفکر و عیش آزادی کا مزہ لوٹتے رہے۔ مگر کیوں گھبراتے ہو یہ سارا مزہ کرکرا ہوا جاتا ہے۔ یہ ہم نے مانا کہ یہ بہادر ہیں اپنی بات کے پکے ہیں۔ اپنی آزادی کی حفاظت میں جان دینے کو موجود ہیں۔ مگر جب زر پاس نہیں تو یہ سب ہیچ ہے۔ اور جب یہی بات تھی تو کیا یہ صلح دار اسے اپنا کام نہیں نکال سکتے تھے۔ اور کیا انکی دانہی ارزش سے ہماری عالی حوصلہ گورنمنٹ منظور نہ کرتی۔ ضرور کرتی۔ مگر انہیں تو شیطان نے انگلی دکھائی تھی بہادری کا جوش چڑھا ہوا تھا۔ پھر بھلا یہ کیوں نچلے بیٹھتے۔ لیکن اب ضرور پچھتا رہے ہوں گے جنکی بدولت یہ برے دن دیکھنا نصیب ہوئے۔ اب تو ہمارے بہادروں نے انہیں کہیں کا نہ رکھا۔ ہر ہفتہ یہی رپورٹ آتے رہتے ہیں کہ اتنے فوج قید ہوئے۔ اور اتنا سامان ہمارے ہاتھ لگا۔ ہزاروں گھوڑے ہمارے گوروں کے قبضہ میں آ گئے۔ اب ان کے پاس کیا دھرا ہے جو ہمارے بہادروں کا مقابلہ کر سکیں مگر سنتے ہیں کہ اب یہ سامان پیسہ کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ ایک فوج وہ تو دون کیساتھ ... اضلاع میں ... سے واپس ہوئی ہے کہ ... نہیں تو کوئی دلیل نہیں سکتی۔ یہاں دو گروہ ... کھسوٹ کر کچھ سامان جمع کریں ... بہادر انگریز ... کے

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

چندہ جہاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
مولانا مولوی سید عبد الفتاح صاحب	نائب ... عرف گلشن آباد	صہ	سید بشیر الدین صاحب ابن حاجی سید ... صاحب (دہلی)
سید عباس علی صاحب	"	عہ	
سید نظام الدین صاحب پیرزادہ	//	عہ	//
شیخ امیر صاحب ...	//	عہ	//
اسمعیل خان صاحب انسپکٹر	//	عہ	//
سید شرف الدین صاحب جاگیردار	//	عہ	//
سید حیدر صاحب پیرزادہ	//	عہ	//
شیخ سرفراز صاحب ڈاکٹر	//	عہ	//
حافظ عبد الرحمن صاحب	//	عہ	//
... میاں محمد صاحب ...	//	عہ	//
لطیف ... صاحب ...	//	عہ	//
عبد الکریم صاحب ...	//	عہ	//
سید ... صاحب نائب قاضی	//	عہ	//
حاجی ... صاحب	//	۸ر	//
کریم خان صاحب جیلر	//	۸ر	//
شیخ قاسم صاحب ...	//	۸ر	//
شیخ ... صاحب	//	۸ر	//
محمد یسین صاحب جمعدار	//	۸ر	//
ذو الفقار علی صاحب	//	۸ر	//
سید عمر صاحب پیرزادہ	//	۸ر	//
لعل صاحب ...		۴ر	//
عبد اللہ ... صاحب		۴ر	//

میزان	...
رقم سابقہ	...
کل میزان	...

تہذیب کے پتلون کی بدتہذیبی

ہمارے مہذب یورپینون کو تہذیب کا اسقدر دعویٰ ہے کہ ہمارے دیسی اُنکی نظرون مین بالکل نیم وحشی اور جنگلی نظر آتے ہین۔ اونکے سامنے لات تُرپات نہین کیجاتی۔ اُنکے جلسون کو اپنے تھیٹرون سے بھی زیادہ بڑا جانتے ہین۔ اُنکی ہر بات کو بداعتقادی اور جہالت پر محمول کرتے ہین مگر ذرا اپنی روش اور اپنے افعال پر نظر انصاف کرین تو حال کھل جائیگا کہ ہمارے مہذب سے مہذب اور بڑے بڑے پولیٹیکل جلسے کسقدر قابل مضحکہ ہین۔ یورپ کی پارلیمنٹو کے متعلق آئے دن یہی خبر سنی جاتی ہے کہ ذرا سی بحث پر بدزبانی تک نوبت آجاتی ہے اور جو تہذیب ایسی بات کی بچنے اور جوش کیا تو ہاتھاپائی تک ٹھہر جاتی ہے۔ اور پھر بڑی بےعزتی کے ساتھ کم درجہ پولیس افسرون کے ہاتھ سے جلسہ سے نکلوا دئے جاتے ہین۔ کیا تہذیب اسیکا نام ہے کہ جلسے مین ملکی انتظام کی تجویزین سوچی جارہی ہون اور اسمین یہ بدامنی اور بدانتظامی ہو۔ کیا یہ بات قابل شرم نہین ہے کہ بڑے بڑے معزز امیر ادنی پولیس سپاہیون کے ہاتھ بےعزت کرائے جائین۔ مگر ہم تو جانتے ہین کہ انکے نزدیک یہ کوئی بدتہذیبی نہین ہے۔ چنانچہ حال ہی کا ذکر ہے کہ ۲۰ جولائی کی شب کو ہماری حد سے زیادہ تہذیب کا دعویٰ کرنیوالی گورنمنٹ کی پارلیمنٹ مین رشنگ بل کی بحث چھڑی ہوئی تھی۔ اسپر بات بڑھتے بڑھتے سخت کلامی تک نوبت پہونچگئی۔ اور آخر اسپیکر نے مسٹر ولیم ریڈمنڈ اور مسٹر پینیک اور ... اجلاس کے باہر نکلوا دیا اور آئندہ کیلئے بھی انکی شمولیت اجلاس ملتوی کردیگئی۔ یہ کسقدر بےعزتی اور تضحیک کی بات ہے۔ اور سنئے مسٹر اوشی جانر (؟) قوم نے جوش مین آکر یا یہ کہئے کہ ذاتی عناد کی ظہور کا موقعہ پاکر لنڈن کے چیف جسٹس کی شان مین ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے اور بڑی بےحرمتی کی وہ بھی

ظلم حد سے بڑھگیا

کمبخت ذچون نے جب دیکھا کہ ہماری شجاعت اور بہادری انگریزون کا کچھ بھی نہین بگاڑ سکتی اور میدان مین انگریز بہادرون کا مقابلہ کرنا گویا سانپ کے منھ مین پھنس جانا ہے تو اب انہون نے ظلم و ستم پر کمر باندھی ہے۔ ابتک تو یہی تھا کہ کہین انگریز مجروحین کو پکڑ کر ڈالدیا کہین انگریزون کے بےبس ہوکر ہتھیار رکھدینے اور دشمنون کی اطاعت قبول کرنے پر وہ بڑی بیرحمی سے قتل کردئے گئے۔ مگر اس قسم کے مظالم سے اون کے آنسو نہ پونچھ سکے تو انہون نے اس سے بھی بڑھکر جابرانہ کارروائی پر کمر باندھی چنانچہ گزشتہ ہفتہ نے علانیہ طور پر جنرل فریج کو اطلاع دی ہے کہ مین نے یہ مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ جسقدر برٹش ملازمت مین دیسی ہین وہ خواہ مسلح ہون یا غیر مسلح۔ وہ جہان کہین نظر آئینگے فوراً قتل کردئے جائینگے۔ اس جرأت سے برٹش گورنمنٹ کو سخت تشویش ہوگئی ہے کہ غضب کی بات ہے کہ جہان اتنی بڑی فوج پڑی ہو وہان یہ بدامنی۔ ہماری حفاظت کے پہرہ سے یہ جو لوگ محاصرہ مین آگئے ہین انہین اپنی جان کا اسقدر کھٹکا۔ اور آخر ذچون نے یہ ارادہ کس بھروسے پر کیا کیا انہین یہ نہین معلوم کہ ہزار فوج ہماری قبضہ مین ہے اور ہم جب چاہین ایک ایک کو چن چن کر تہ تیغ کرسکتی ہین اور یہ کمبخت نامردون کو کہتے ہوئے شرم نہین معلوم ہوئی کہ ہم بہادری کا دعویٰ کرکے غیر مسلح آدمیون پر ہاتھ کیونکر اوٹھا سکتے ہین۔ گورنمنٹ کو بھی اب معلوم ہوگیا کہ سیدھی انگلی سے گھی نہین نکلتا۔ چنانچہ گورنمنٹ نے لارڈ کچنر کو تار دیا ہے کہ جنرل کرنگر کے اچھی طرح کان کھول دئے جائین کہ تمہارے حکم کی ذرا بھی تعمیل کی گئی تو خیر نہین ہے۔ یہ ممکن ہی نہین کہ ہمارے ہاتھ سے وہ ظالم شخص چھوٹ جائیگا۔ فوراً کورٹ مارشل کئے بعد قتل کردیا جائیگا اور پھر کوئی شکایت قابل سماعت نہوگی۔

ہاتھی نکلگیا دُم باقی ہے

اگرچہ اب صلح چین کا معاملہ ویسا کٹھائی مین نہین پڑا ہوا ہے جیسا کہ پہلے تھا کیونکہ روس اپنی ضد سے باز آگیا۔ اور ہمارے عالی حوصلہ گورنمنٹ نے بھی اوسکے آنسو پونچھنے کیلئے تاوان جنگ کیلئے موجودہ محاصل کے عدم اکتفا پر دول متفقہ کے وزرا کو اختیار دیدیا ہے کہ وہ جس محصول کو چاہین انتخاب کرلین۔ لیکن اب تک حکام انگلستان روس کی طرف سے کھٹکے ہوئے ہین۔ اونہین یہ خوف ہے کہ روس موقعہ پاکر اپنی ضد سے پھر کرنیکا سعادتمند ہو لیگا کیونکہ ابھی تمام طاقتون کی موجودگی مین اوسکی یہ ہمت نہین ہوتی کہ کچھ چون وچرا کرسکے۔ انہین اندیشہ ہے کہ روس میدان خالی پاکر بعد کو شمالی چین پر قبضہ کر بیٹھیگا۔ انگلینڈ کو صرف روس ہی سے یہ شکایت نہین ہے بلکہ تمام طاقتون کی موجودہ کارروائی کو وہ خودغرضی پر محمول کرتا ہے اور اسے یقین ہوگیا ہے کہ صلح کے معاملہ کے فیصل ہوچکنے کے بعد بھی اجنبی فوجون کا وہان قیام کرنا خالی از علت نہین ہے اور اگر یہی بات ہے تو ہم یونہی منھ دیکھتے رہجائینگے اور ہر طاقت چین مین اپنا اپنا حصہ لگا لیگی۔ انگریزون کا یہ اندیشہ خلاف قیاس نہین ہے کیونکہ ہمین یقین ہے کہ دول یورپ جو کہتی ہین کہ ہماری فوجین یہان صرف غیر مستقل طور پر قیام کرینگی اسکا بہت اندیشہ ہے اور پہلے ہی اندیشہ ہوکر یہ بات مشہور ہے کہ ان سے اس قسم کا معاہدہ ہو جائیگا مگر لارڈ کرانبورن نے ہوس آف کامنز مین ان شبہات کو رفع کردیا اور بیان کیا کہ ممکن ہی نہین کہ یورپین فوج وہان مستقل قیام کرسکے اسکا ہمین پورا یقین ہے اور معاہدہ کی کوئی ضرورت نہین باقی رہا روس کا شمالی چین پر قبضہ کرنا۔ اس خیال کی کوئی وجہ نہین ہے کیونکہ اول تو روس اپنے وعدہ کی خلاف ورزی کر نہین سکتا اور اگر ایسا کیا بھی تو تمام طاقتین اسکی مخالفت کے لئے موجود ہین۔

اجلاس سے معتوب کئے گئے۔

معرکہ آرائی

نیست مخفی در دل ما بیچ چون دشمنے
ہر کہ با ما دشمن است آورا خدا دشمن شود

اہاہا کیا سچا قدرت کا قول ہے کہ خدا کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے ۔ ہا بعینہ یہی حالت مسلمانوں کی ہے ۔ مگر افسوس ہمارا دل تو ہرگز ہرگز اس بات کی گواہی نہیں دیتا جو ہم مسلمانوں کی ایسی خراب حالت کو ملامت اختیار کرین ۔ بلکہ ہم خود اسپر آٹھ آٹھ آنسو رو تے ہین اور کہتے ہین کہ اے خداوند کریم تو اپنا رحم کر اور انکو چشم بینا عطا کر کیونکہ اون کی حالت اب حد سے گذر گئی اور اونکو تو ایسے کچھ گھن سے لگ چڑھی ہے جو اوتارے سے اوترتی ہی نہین ۔ باوجودیکہ نہ تو اب وہ دولت باقی ہے اور نہ عزت نہ جاہ و ثروت کیونکہ یہی ایسی باتین ہین جن سے آدمی کی بہت کچھ آو بھگت ہوتی ہے :۔

افسوس وہ تو سب خاک مین مل گئین مگر اب بھی آنکھ کھول کر نہین دیکھتے کہ ہم مین کیا تھا اور کیا ہو گیا بلکہ ہمارا نشا سکے بیچ وہی نشا چڑھا ہے جو پہلو ہی سے چڑھی ہمارے آنے دن طرح طرح کی مصیبتون مین مبتلا ہوتے ہین جہان جہان جاتے ہین ذلیل و خوار و رسوا ہوتے ہین ہر کس و ناکس حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے ۔ مگر ہم ہین جو اتنا بھی نہین غور کرتے کہ ہم آج کس حالت مین ہین ۔ اور زمانہ کی رفتار کیا ہے غرض ہم کی حالت تو بیان سے باہر ہے ؏

کچھ اسپر سمجھو ہم سو نہ ہے کہ جاگنا سحر تک غم ہے

لیجئے آج ہم پھر کچھ مسلمانوں کی حالت کا فوٹو دکھاتے ہین تاکہ اون کو اس سے کچھ عبرت ہو تو جلد ہی بلا سے مگر و جو پہلی ہو تو اس سے عبرت حاصل کرینگے ۔ ہان ہم تو ہم اپنے ناظرین کو بتا ہی چکے ہین کہ ہم کانپور گئے تھے جہان ہمکو ایک ہفتہ تک رہنے کا اتفاق ہوا وہان سے ہم نے ایک مضمون بھی لکھا تھا اور آج پھر اوسکے آگے تحریر کرتے ہین ۔

”تحقیق ہے ایک قوم بیچ ایک شہر کے جو آئی ہوئی اپنے خدا اور رسول سے اور ظلم کیا اونہون نے اوپر اپنی جانون کے ہو کر لے ہین کے تکبر اور تکبر بہت بڑا اور پھیلاتے ہین نا اتفاقی بیچ مسلمانون کے اور پھیر لیتے ہین اپنا منہ طرف ایک مسلمان کے سے جب بھیجا جاتا ہے اوپر سلام ۔ اور پہیا گئے ہین ایک مسلمان کے جنازہ سے جسمین جاتے ہین اون کے ساتھی ۔ پس تحقیق ہے اون کے واسطے عذاب درد دینے والا ۔ جو نہ بچا سکیگا اون کو بیچ دن قیامت کے ۔ پس برا اون کا کالا منہ بیچ دن عقبی کے اور بیچ دنیا کے ۔ اور وے کرتے کراتے ہین وہ برا کام جسکا قوم لوط نے ۔ پس جب کہا جاتا ہے اون سے کہ اے قوم ڈرو خدا سے اور پرہیز کرو تو یہ کیا کرنی ؟ تو جواب دیتے ہین کہ ہین ہم بیچ باغ بہشت کے اور ہے دنیا واسطے عیش و عشرت کے پس ہوا بیچ اون کی قوم کے ایک نصیحت کرنیوالا مگر ہو گیا وہ بھی ویسا ہی جیسے کہ سب پہلا دین کتا ہین ۔ اور تحقیق ہین بیچ اوس قوم کے منافق جب ملتے ہین اون سے تو کہتے ہین کہ ہین ہم تمہین مین سے اور ٹھٹھا کرتے ہین ہم اوپر اون کے اور جب ملتے ہین اون سے تو کہتے ہین کہ ہین ہم ساتھی تمہارے پس ہین وے تنگ ہو لالچ مین کہ اپنا ایمان خراب کرتے ہین ۔ اور وہ اسلئے کہ ہو جائے اوپر دلون اون کے ظاہر کہ تحقیق کرتے ہین ہم تکلاہی تکرمین بیچ دہر کے اور بیچتے ہین اپنے ایمان کو ساتھ کچھ تھوڑے سے کہانے کے پس ہے اون کے واسطے عذاب بہت بڑا ۔“

اے پیارے ناظرین اب ذرا ملاحظہ کیجئے کہ افسوس اس قوم کی کسقدر بدتر حالت ہے اب اگر خدا ہی اسپر رحم کرے تو اسکا بیڑا پار ہو سکتا ہے ورنہ بیڑا ڈوبے ہوئے کی کشتی نہین رہتی ۔ کیونکہ جس قوم نے خدا اور رسول کے احکامات کو مال دیا پھر اوس سے بھلا کیا امید ہو سکتی ہے کہ یہ کبھی زمانہ مین ترقی یافتہ قوم بن جائینگے ۔

پس چاہیئے اس قوم کو پابند ہے اسلام
لازم ہے کہ شرع نبوی ہی ہے کام

ہان ، ارجن کے برچھ ہین ہم نے جو کچھ لکھا تھا وہ محض اس خیال سے کہ شاید یہ لوگ کچھ نصیحت پکڑین مگر بجائے اسکے وہ بہت ہی ویسے پھاندے اور خوب اپنے گھر مین بیٹھ کر دو لتیان جہاڑین بعض بعض تو ہا جامون کی میانیون سے بھی باہر ہو گئے اور کوئی کوئی تو ایسے سپنچے چنگھاڑے کہ گلا تک اون کا پھٹ گیا ۔ اور ڈھینڈھورے کنہڑے مسجد کے مینڈھے جو مشہور تھگوار ہین بازون کہو کر اوسکے سگون مین داخل ہین جن کو چھوٹن جاتی کا ایک آدمیان و مل جاتا ہے اونہون نے تو خوب ہی عف عف مچائی اور بیچارے گر ہے گر جائے مگر ہاتھی سے خاک بھی نہین ۔

اے بہوان کمبختون سے کہ مجلا ہم تمہارا کوئی ہم نام کسیکا لکھا تھا پھر تم کیون اسقدر برہم ہو گئے حالانکہ یہ تو وہ مثل ہو گئی ۔ چور کی ڈاڑھی مین تنکا ۔ ارے توبہ توبہ ہم تو بھول گئے آپ کی ڈاڑھی مین خدا کے فضل سے ایک بال بھی نہین ہے اسکو تو یون کہنا چاہیئے ۔ چور کی مونچھ مین تنکا ۔ کیونکہ اوس مجرہ ہے جو الٹ گیدڑ کی گیدڑ بھبکیان ہم کو بہت یاد آتی ہین جو جبکہ تو باون لاکا سے سیٹیے ہین مگر موت سے اپنے آپ سے بیخبر ۔ گویا اب کبھی مرنے ہی کے نہین سمجھ نہ دنیا کو گھر خوشی کا کراسین ناکہین ہو کا فرو سنبھل کے لازم ہے پاون رکھنا کہ اسمین ہر قدم قدم پر

اکثر لوگوں کے ہمارے پاس بے خطوط بھی آئے جس
میں از سر تا پا گالیاں نہیں۔ خیر ہم نے اس کو بھی صبر کیا
اور یہ کہکر اپنے دل کو سمجھا لیا کہ آخر ہیں نہ کمینے۔ کیونکہ
طرز بیان بھی ایک ایسی چیز ہے جس سے شریف اور کمینے
میں فرق معلوم ہوتا ہے۔

ہاں بھائیو اب تم ہمارا کہنا مانو یا نہ مانو ہم نے تم کو
زمانہ کے نشیب و فراز سے آگاہ کر دیا اب ہماری بلا سے
کرو۔ لات گھونسہ مگر یہ خیال ہے کہ آخر اس خانہ جنگیوں
کا نتیجہ بہت ہی خراب ہوگا اسوقت اپنی تقدیر پہ ہاتھ
رکھکر روؤگے پھر آخر پچھتانے سے کچھ بھی نہ ہوگا۔

ہاں یہ ضرور ہے کہ ہم کو اس تمہاری تو تو میں میں سے
کیا غرض مطلب اول نہ تو ہم تمہارے قوم کے ہیں اور
نہ شہر کے ہیں اور نہ ہم کوئی قاضی مفتی مگر ہاں اتنا حق ضرور
ہے کہ جس رسول کے تم کلمہ گو ہو اسی کے ہم۔ ہاں
اب اتنا سا ایک سوال ہمارا اور ہے کوئی صاحب براہ
مہربانی اوسکا جواب دیں۔ تو وے لوگ کیا خدا کے
بھی یہاں سے بھاگ جاوینگے جہاں فلاں فلاں پہنچ
جا بیٹھے۔

پھر یہ کیا حماقت سوار ہے کہ ایک مسلمان کے جنازہ
کو چھوڑ کر اسطرح سے بھاگتے ہیں جیسے لاحول سے
شیطان۔ کیوں بھائیو کیا مسلمانی اسی کے معنی ہیں
ارے ظالمو خدا کا خوف کرو۔ اب ہماری یہ دعا ہے
کہ خداوند کریم تم کو ہدایت کرے اور درست کر حال دنگا

م ا ف

ابھی سمجھے نہیں تم ماجرائے دل کی کیفیت
سنا دینگے تمہیں ہم ایک دن یہ داستاں پھر بھی

ایک خیر خواہ

ریاست سرمور ناہن اور ہماری آزادی قلم

ہم نہیں کہہ سکتے کہ نامہ نگار کا کیا نفس ریاست
سے کیا جواب نہیں ہے جس کی جلن اور رشک سے
راجہ صاحب پر نا انصافی اور بدانتظامی کا بدنما داغ لگایا
جاتا ہے ہمارا کانشنس ہم کو ہرگز ایسے وقت میں حملہ
کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم رئیس کی کسی غلطی کو ظاہر
کر کے وثوق حاصل کر نیکی امید کریں کہ جسکا کوئی ثبوت
بھی نہ ہو۔ رہا رعایائے سرمور کی لیاقت کی فہرست شائع
کرنے سے نامہ نگار (دانست) کا خاص منشا یہ ہے
کہ ایسے لائق شخص جب ریاست میں موجود ہوں تو
غیر جگہ کے باشندوں کو کیوں ملازم کیا جائے اور عہدہ
جلیلہ دئے جائیں اور وہ یہاں تک آزاد کر دئے
جائیں کہ ریاست میں مکان بھی بنا لیں اور پھر راجہ
صاحب کی چشم نمائی پر ریاست سے اخراج کر دئے
جائیں از اس فقرہ سے صاف یہی ثبوت ہوتا ہے
کہ نامہ نگار صاحب کسی وقت میں ریاست کے ملازم
تھے اور مکان بھی ریاست میں بنا لیا تھا اور کسی وجہ سے
خواہ راجہ صاحب کا قصور کیا ہو یا نہیں ریاست سے
الگ کر دئے گئے ہیں۔

فلہذا اس دلیل سے کوئی نا انصافی یا کسی قسم کی
بدانتظامی یا رئیس کی نالائقی ہرگز نہیں پائی جاتی بلکہ اگر اس
فقرہ کے دوسرے پہلو کو بنظر غور ملاحظہ فرمائے تو رئیس
کا بیدار مغز اور مدبر اور منتظم ہونا پایا جاتا ہے ممکن ہے
کہ جن لوگوں کو راجہ صاحب نے ریاست سے (کسی
وقت میں) علیحدہ کیا ہو اونھوں نے ضرور ریاست
میں تعصب کا بازار گرم کیا ہوگا اور سرمور کو ایک پہاڑی
ریاست تصور کر کے لوٹ مار وغیرہ کی ہو جس کے
صلے میں بہت ہی ناکافی سزا ریاست سے علیحدہ ہونیکی
کی راجہ صاحب نے دی ہو۔ غیر جگہ کے لوگوں کا ملازم
کرنا اگر نامہ نگار کے ذہن میں قابل اعتراض ہے تو ریاست
سرمور تو پہاڑی اور چھوٹی سی ریاست ہے اس مرض
میں بڑی بڑی ریاستیں بھی مبتلا ہیں۔ حیدرآباد ہی کو
دیکھئے کہ ممالک مغربی، شمالی و اودھ کے کتنے باشندے
یہاں عہدہ جلیلہ پر ممتاز ہیں اور نہیں اگر کچھ ایسا
فاسد مادہ آ جاتا ہے جو ریاست سے اخراج کرنے
کی ضرورت ہو جاتی ہے ابھی ابھی دو مہینہ ہوئے کہ
حیدرآباد سے کچھ لوگ الگ کئے گئے کیا اس سے
حضور نظام کی شان میں نا انصافی اور ظلم کا خطاب
استعمال کرنا ہٹ دھرمی نہیں ہے ع

رموز مصلحت ملک خویش خسروان دانند

ریاست بھوپال میں کیا وہاں کے باشندے لائق
نہیں ہیں پھر کیوں نواب صدیق حسن خاں صاحب
اور منشی امتیاز علی صاحب مرحوم وزیر بنائے گئے۔
مولوی عبد الجبار صاحب وزیر حال بھوپال میں ابتک موجود
ہیں کیا اون کے برابر ذی علم لائق بھوپال میں نہیں ہے
نہیں ضرور ہیں تو کیا رئیسہ بھوپال کی بدظلمی ہم تسلیم کر لیں
ہاں راجہ صاحب سرمور ناہن نے اگر کسی شخص کو ریاست
سے (جو قصوروار ہوگا) ریاست سے نکالدیا ہوگا تو
سیکڑوں کے ساتھ مراعات بھی کی ہوگی ۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ہم کو نہ راجہ صاحب ناہن سے کوئی خصوصیت اور
نہ نامہ نگار سے خصومت ہم اپنے اوس فرض منصبی کو
ادا کر رہے ہیں جس کی وجہ سے یورپ کے اخبار معزز سمجھے
جاتے ہیں آج انگریزی اخبار کے کارسپانڈنٹ جس
طریق پر چل رہے ہیں اور آزادی اور راستی کے پہلو
کو نہیں چھوڑتے ہیں اگر وہی طریق ہم بھی اختیار کریں تو
نیٹو اخبار بھی معزز سمجھے جائیں اور یہی پرچہ وقعت کی نگاہ
سے دیکھے جائیں کیا جامع العلوم کبھی یاد نہیں ؟
ہم نامہ نگار صاحب کو مخاطب کر کے سچ کہتے ہیں کہ وہ
پہلے سچ کی نامہ نگاری کے اصول کو سیکھیں اور قلم فرسائی
کے وقت لفظ سچ کو یاد رکھا کریں سچ اسواسطے
ہے کہ اوس کے دل خوش کن ظرافت سے تھوڑا
سا وقت ناظرین کا کٹ جائے نہ کہ ایسے مضامین

جن سے آئندہ کسی قسم نقصان اور شبہات کے علاوہ اب وہ ناظرین کی نگاہ میں بے وقعت سمجھی جاتی ہیں ریاست سرمور کی رعایا (مسلمان) اگر واقعی راجہ صاحب کی زیادتی کا بوجھ اوٹھا رہی ہے تو کیا گورنمنٹ کے کانون تک یہ خبر پہنچی ہے ۔ اگر پنچ بہادر ریاست میں جاتا ہے تو وہ لوگ جو راجہ صاحب کے صلاح کار ہیں اور بقول نامہ نگار وہ اچھے نہیں ہے تو ممکن ہے کہ نامہ نگار کی تحریر اونکی نگاہ سے گذری ہوگی اور اگر گذری تو اوسکی اصلاح نہ ہونا تعجب ہے ۔

ہم امید کرتے ہیں کہ نامہ نگار صاحب (آئندہ) آئندہ کسی رئیس کی ذات پر ایسے حملہ کیواسطے ہرگز قلم نہ اوٹھائیں اور نہ رئیس کے گھر پر نکتہ چینی کریں جسکی بنیاد محض تعصب ہو ورنہ وہی سکے بدلے کہاس واسطے مثل صادق آئیگی کیونکہ زمانہ نازک ہے

آئندہ کرو لی خوانیں آمدنی پیش ست
مانند نہ بار جہان جہان اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

ضبلم تشریح چشم از لکھنو

حیدرآباد دکن

حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں آجکل دو عید اور بلا شرکت معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ گیارہویں کا مہینہ ہے اور دو مبارک تقریبیں ایک ساتھ واقع ہوئی ہیں یعنی حضرت غوث پاک کی بارہویں شریف اور اعلیحضرت شاہ دکن کی سالگرہ مبارک - بارہویں شریف کے متعلق جابجا وعظ ہو رہے ہیں شیرینی تقسیم کیجاتی ہے ۔ مسجدون میں روشنی ہو رہی ہے ۔ خانقاہوں میں قوال الگ الاپ رہے ہیں صوفیوں کی ہوحق کا شور ہو رہا ہے حقانوا آستینیں چڑھائے ہوئے بربار مزعفر کی فکر میں جا رہے ہیں -

کسی جگہ سالگرہ کی تقریب میں خوشی کے جلسے ہو رہے ہیں مساکین کو کھانا کھلایا جا رہا ہے ۔ مشاعرہ ہو رہا ہے ۔ اکثر کوٹھیوں اور دروازوں کے بنگلو نیز رنگ برنگ کے پھریرے لہرا رہے ہیں غرضکہ تمام رعایا برایا آجکل خوشیاں منا رہی ہے ۵ ربیع الثانی یعنی سالگرہ کے روز صبح کو قلعہ گولکنڈہ کے قریب لال مٹی کے میدان میں بدستور سابق کل فوج باقاعدہ حاضر ہوئی - میجر نواب افسرالدولہ بہادر کمانڈر افواج اپنی ڈیویژن پر حاضر تھے مہاراجہ پیشکار صاحب بہادر وزیر افواج بھی حسب دستور موجود تھے - عالیجناب مدارالمہام بہادر بھی تشریف فرما تھے سب سے پہلے اکیس ضرب توپ کی سلامی سر ہوئے پھر ساری باڈی رسالوں اور پلٹنوں نے سلامی دی تماشائیوں کا بیحد ہجوم تھا ۔ اسی تاریخ کو شب کے وقت محکمہ صناعی کی جانب سے امین باغ میں جلسہ ہائے کی گئی - قصائدخوانی ہوئی - شاہ و شہزادہ کیواسطے دعائیں مانگی گئیں - اور راجہ صاحب شیو راج بہادر ونت بہادر کے یہاں بھی نہایت پرتکلف ڈنر ہوا مہاراجہ صاحب بذات خود مہمانوں کی خاطر و مدارات میں مصروف تھے - نواب اکبر الملک بہادر کوتوال بلدہ نے دو روزہ جلسہ تہنیت ترتیب دیا اور نہایت خلوص دل کے ساتھ خوشی منائی - افسر الدولہ بہادر نے بھی چھتیسویں سالگرہ مبارک کی تقریب میں فتح میدان پر جلسہ ریویو منعقد کیا - ان کے جلسہ کا رنگ ہی نرالا تھا - یہ جلسہ دوسری تاریخ کو ہوا اس میں علاوہ امرا شہر و عہدہ داران فوج و دیگر معززین صاحبان کے فوجی مدارس اور مدرسہ اعزہ کے طلبہ بھی مدعو کئے گئے تھے - اور ان کی سواریوں کے واسطے فیلخانہ سے بڑے بڑے ہاتھی منگوائے گئے تھے - فوجی کے گل بچے ڈریس پہنے ہوئے تھے جو ان کے چہرے سے قدر و منزلت بہت ہی بھلا معلوم ہوتا تھا

چار بجے سے فوجی کرتب شروع ہونے لگے ہر شخص اپنا اپنا کرتب دکھا رہا تھا اور ناظرین بار بار چیرز دیتے جاتے تھے تھو کرتے ہیں باران رحمت کا نزول ہونے سے تماشا کا مجمع تتر بتر ہو گیا - وہ عورتیں لوگ کمروں میں جا جا کر چار زوش کرنے لگے اون کا کیا بگڑتا تھا کیونکہ فتح میدان کے اوپر ایک سہ منزلہ مکان بھی سالگرہ مبارک کی یادگار میں ایک ساہوکار نے تیار کر دیا ہے - خیر تھوڑی دیر کے بعد بارش موقوف ہو گئی اور سلامی کا بینڈ بجایا گیا بعد مغرب کے جلسہ برخاست ہوا -

---

ایجنٹ پنچ بہادر حیدرآباد دکن

خود ستا و خود پسند و خود سر و خود رو مشو
نیستی گر بندۂ خود بیش و بر مباش

کیا میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ نے عالم غفلت میں صفحہ بالا پر خیالی گھوڑے دوڑائے ہیں نہیں نہیں بلکہ آپنے اپنی علمی لیاقت کا ایک نمونہ ناظرین کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ شاید آپ کو اس محنت شاقہ کے نتیجہ کی خبر پہلے سے نہ تھی کہ خدا نخواستہ نصیب دشمنان کسی وقت میں الٹی چال چلنا ہوگی جس سے گھر بھول جانا رستہ بھی پھرنا دشوار ہوگا اسی ادب میں جان کے لالے پڑ جائینگے پیادہ پائی نصیب ہوگی - فرزین کو اسکا خیال تو آپکو پہلے سے ضرور ہوگا - لیکن اب چند روز کمیل پانے سے سر ٹیک کر بیٹھ جائے - دو روزن کے شہد و سینے پر نہ آئے یہ تو وہی مثل ہوئی ہے

اچھین ابرو نے دکھایا اگلی سیفی کا اثر
ابر کا نقش حمائل بھی جلالی ہو گیا

قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان بجا سو چیچھے اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے کسی فعل کا مرتکب ہو جاتا ہے تو چلنا چار اپنی زر دوری مٹانے کی غرض سے

مقابلہ کیلئے تیار ہو جاتا ہے میں تو ابھی تک کوئی کلمات خلاف تہذیب نہیں تحریر سکے جیسا کہ آپ نے ۔ بندہ پرور بہو نگا کہ شہد و تمین نام لکھا لینا اور ہی بات ہے اور منہ کا کہانا اور ہی بات بقول کیکہ " تدر عافیت آن داند کہ بمصیبتے گرفتار آید " ہر کام میں انسان کے لئے جوہر ذاتی کا ہونا ضروری ہے نہ یہ کہ کسی سنائی نے بہانا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے معترضین صاحب نے عشق کا نام سُن لیا ہے یا کسی کتاب میں دیکھ کر رٹ لیا ہے اور ہر ترمری کی عشق کی برائی بیان کیجاتی ہے اور ہر آدہ و نالہ کی تاکید ۔ عشق بازی لڑکوں کا کھیل ہے اس معاملہ میں کیسی ہی چال کیوں نہ چلی جائے خواہ آدمی ہو یا ترچھی کبھی سدھاوٹ پر نہیں آسکتی ۔ گھٹنے عشق کے لغوی معنے کسی چیز کو دوست رکھنے کے ہیں اور عشق کے نحوی معنے سبد ہے کہ ہیں اور اصطلاحی معنا عشق کے معنے از خود رفتہ ہو کے بھی آسکے ہیں ۔ اسکے ساتھ ہی اس کے لئے جذبات دلی ہو لیکن ایسی ضرورت ہے جیسا کہ لازم کے لئے ملزوم ۔ جار کے لئے مجرور ۔ فاعل کے لئے فعل ۔ صفت کے لئے موصوف ۔ شرط کے لئے جزا اگر عشق ہے اور جذبات دل سے خالی ہے وہ عشق نہیں ۔ علے ہذا لقیاس جیسا کہ عشق کے لئے جذبات دل کا ہونا ضروری ہے اوسیطرح عاشق نامراد کے واسطے دل میں درد کسک سینہ میں کھٹک ۔ رنگ زرد ۔ جسم سعدو ۔ باد پیمائی ۔ کوچہ گردی ۔ لب پہ نالے ۔ دل سے بیچین کر دینے والے ۔ دن کو آہ و زاری شب کو اختر شماری اپنی آبرو کا خون کر ڈالنا ۔ زیست سے نا امید ہو جانا ضروری ہیں اگر وہ ان ایسے آفات سے سوا ہے تو کسی طرح وہ اس لقب سے پکارا ہی نہیں جا سکتا بلکہ وہ مصداق اسکے لکھوں کا ہو سکتا ہے کہ جنہیں آپ کے گوش گذار کرنیکی ضرورت ہے اور وہ یہ ہیں مطرب بے رباب دلمی بے تب ۔ سیخ بے کباب ۔ جوہر بے آب ۔ قرہ بے حساب ۔ خانہ بے در ۔ طائر بے پر وغیرہ ۔ آپ کی تحریر جہاں تک نذر ڈالی گئی بے سود بلکہ ناظرین کی صداع افزائی کا باعث ۔ سائل معتقد بات عشق میں کسی قسم کی شکوہ و شکایت آمیز باتیں نہیں تحریر کیں تہیں یہ ہمارے معترض صاحب کے گڑھے ہوئے سوالات ہیں ۔ اب فرمائی اختلال مزاجی کی ضمیر کس کی طرف راجع ہے ۔ آپ خود ہی سمجھ گئے ہوں گے اگر انصاف سے کام لیا جائیگا تو میں یقین کرتا ہوں کہ آئندہ پھر ایسے مہمل سوالات درج کرنے کی جرات نہ ہوگی " ہرچہ دانا کند کند ناداں ۔ لیک بعد از خرابی بسیار " ۔ ترویدِ بحث میں دو باتوں کا خیال ضروری و لابدی ہے اول یہ کہ وہ پوائنٹس جن پر کہ ہم بحث کر رہے ہیں ۔ مضمون کو لئے ہوئے ہیں یا نہیں دوسرے یہ کہ جہاں تک ممکن ہو بعنوان شایستہ قلم ہاتھ سے چلے نہ اسقدر سست کہ مطلب مضمون خبط اور نہ اسقدر جولان کرو دوسرے کی دل کی آگ کو بھڑکا کر دنیا مخالف ہمیشہ کیلئے بنا لے ۔ مجوز صاحب ترویدِ بحث کی مد پر میں اڑے ہوئے ہیں اور مطلب کی باتوں سے دور دور بھٹک رہے ہیں کیا وہ اس بات کے قائل نہیں ہو سکتے کہ عشق جنون کی قسم میں سے ہے ۔ ہم کو اس بات میں زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ آپ پہلے ہی سے اسکو تسلیم کر چکے ہیں اور سبز طرہ یہ کہ میں عشق کے نشیب فراز سے واقف کیوں صاحب نشیب فراز اسی کا نام ہے تجربہ کاری اسیکو کہتے ہیں ۔ قاعدہ کی بات ہے کہ دوسرے کی ہنسی مذاق کو برداشت کرنا بھی بڑا کام ہے اگر کوئی ان باتوں پر غور کرے تو بہت کچھ سیکھ سکتا ہے ہیں ۔ قاعدہ کی بات ہے کہ دوسرے کی پیٹ علامت کے بل آجاتا ہے کہ آخر میں ندامت اوٹھانا ہے لیکن پھر اسوقت گریہ و زاری سے کام نہیں چلتا گھنٹوں کف افسوس ملا کرتے ہیں تو آپ کی ذہانت جودت طبع اور متانت کا ضرور قائل ہوں لیکن کسیوقت بیجا اور کسی موقع پر آپ کہہ اوٹھیں گے " وہ ایسے تیر افگن ہے جگر مرغ دل کیوں کر اوڑ سے جس جگہ کا موسی سینچ تا کا وہی پر اوڑ گیا " لیکن ساتھ ہی اس کے آپکو معلوم ہو جانا چاہیئے " مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید " آپ کی تحریر سے ظاہر ہے ۔ خیال تو فرمائے کہ ذرا ذرا سی بات پر یہ تھپانا ۔ بد لجامی کرنا ۔ کاندھے لٹکانا مارنا ۔ دور سے تیہان پر شرمانا کیا یہ شیوہ عقلمند کا ہے نہیں بلکہ یہ سب باتیں اسیوقت تک ہیں جب تک جوانی پر ہاتھ نہیں پڑتا جو وقت پیچھے پڑ جاتا ہے اور سواری گرجا گئی پھر تو گردن ڈالدیا وہ شوخی ۔ چالاکی کو ندی ۔ پہاند ایک ہی آتشن کے داب میں جاتی رہی ۔ سر جھکائے ہوئے ادھر ادھر رہتے ہیں اب صرف تمعا ٹمٹمانے کے سوا کچھ بن نہیں آتا کہ ہرئے یاتے ہیں کچھ ہے کہ جو نہ کے راستہ اوٹھا آرہا ہے ۔ عرق عرق دیکھ ہوئے جاتے ہیں غازی مرد کہتے کو ہیں مہربان بندہ سے تعریف اپنی آپ فصاحت کی ہے دمیل بجوہر خود اوسکے کہنے ہیں جو نیخ ہو اصل ہو کسی پہلو پر قائم نہ رہنا کبھی کوکلی کبھی یونہیں کبھی قدم جانا آپ سے کچھ کارآمد نہیں ہو سکتا اگر آپ کو اپنی تجربہ کاری دکھلانا مقصود ہے بہتر ہوگا کہ مردوں کیطرح آن کر میدان میں ٹوٹ جائے ۔ بحث کیجئے ۔ چوری چھپے کام نہیں چلنے کا نام نامی سے آگاہ فرمائی ۔ لیکن دماغی اٹکرات سے کام نہ لیجئے ۔ سچ تو یوں ہے کہ تجربہ کاری آپ میں محض نام کو ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ ہرگز ناعاقبت اندیشی کو کام نہ فرماتے اور ہرگز زبان سے اپنی تجربہ کاری کی تعریف و صفت نہ بیان کرتے ۔ زیرک وہ لوگ کہے جا سکتے ہیں جو اپنے عیوب سے اپنے کو متورع رکھتے ہیں اور دوسروں کی نکتہ چینی سے باز رہتے ہیں ۔ معلوم ہوتا ہے کہ شاید آپکا ہاتھ ابھی تک عشق کی نبض پر فتراک پر نہیں پہنچا ورنہ ابھی آپ کے جسم میں اس کی ہوا سرایت کی ہے ۔ دماغ آپکا ان خلل و فتور سے خالی ہے ۔ " گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ " ہمارے ناشاد صاحب نے چند سوالات

بھی دریافت فرمائے ہیں کہ جن کا جواب دینا تعجب بلکہ سنجیدہ ہیں سے ہوا اول یہ کہ عاشق کا سن کیا ہے دوسرے یہ کہ معشوق بھی عاشق ہے یا نہیں تیسرے کہ معشوق سے خط و کتابت ہوتی ہے یا نہیں سوال اول کی نسبت صرف اس قدر لکھنا کافی ہے کہ شاخ سنبل ہوا کے جھونکوں سے شب و روز عالم خواب ہو یا بیداری باخیال کسی ماہ وش کا دل آوے یا نہیں یا کسی شمرو کے دیدار سے چشم جو بہار شاد ہو یا نہ ہو لہرایا ہے اس سے عمر کا اندازہ آپ بخوبی کر سکتے ہیں سوال دوم کا دریافت کرنا خلاف بلکہ ناتجربہ کاری کی دلیل جواب اسکا مختصر دیا جاتا ہے ؎

عشق اول در دل معشوق پیدا میشود
تا نہ سوزد شمع کی پروانہ شیدا میشود

اب رہا یہ امر کہ معشوق سے خط و کتابت ہوتی ہے یا نہیں عاشق کے لئے معشوق سے خط و کتابت کا ہونا اور نہ ہونا یکساں ہے بقول استاد ؎

کتابت کے تواند او وا دیہقان را
صحاب خشک حسرت ہمہ مشتاق باران

ایس۔ ایم۔ ممتاز ہاشمی فتحپور سے

نایاب کتابیں

تاریخ مراکو۔ مغرب لاقصی کی مکمل تاریخ ابتدائی زمانہ سے آجتک تین حصوں میں۔ فی حصہ ۱۲؍
تذکرہ ثانی کی پری جمال دوشیزہ۔ جنگ روم و یونان کا ایک سچا قصہ قیمت ۸؍
ترکی زبان سیکھنے کی کتاب۔ مطبوعہ استنبول بزبان عربی قیمت ۱۲؍

اخبار وطن لاہور جس نے چند مہینوں میں اخبار ملک کے بہترین حصہ کو اپنا گرویدہ بنالیا اور ثابت کردیا ہے کہ اسلامی سوشل۔ ملکی۔ تبلیغی۔ صنعتی۔ مذہبی۔ علمی۔ سیاسی۔ ملتی۔ اخلاقی۔ اور تمدنی معاملات پر وہ نہایت متانت سے بحث کرنے والا اخبار اور ملک و وطن کا واقعی ہی خادم۔ اور اسلامی ممالک کے معاملات کا پورا آئینہ ہے۔ قیمت سالانہ چار روپیہ ہے

محمد انشاء اللہ خان مالک اخبار وطن رجسٹرڈ ایجنسی لاہور

نوایجاد حیرت انگیز صراحی

ایسی صراحی آجتک دیکھنے میں نہیں آئیں۔ زر کثیر صرف کرکے نہایت ہی کار آزمودہ شخص سے بنوائیں ہیں۔ صفت یہ کہ پانی یا دیگر رقیق چیز کو بلا کسی چیز کی مدد کے خدا سی دیر میں اس قدر ٹھنڈا کر دیتی ہے کہ انسان اسکو بڑی لذت سے پیتا ہے۔ ان کے واسطے تو آب حیات ہے جن کو جنگلوں میں بیسیوں روپیہ خرچ کرکے بھی آب سرد میسر ہو نہیں سکتا ایسی ہلکی خوشنما اور مضبوط بنی ہوتی ہیں کہ ٹوٹنے کا نام نہیں جانتی۔ جو مٹی کی ساخت ہیں مگر بوجہ ہونے چند ترکیبات نئی ایک یہ فخر حاصل ہے۔ گرمی کی جان ہے۔ قیمت کلاں (۲؍) خورد (۱؍) ایک درجن کے خریدار کو ایک مفت۔ علاوہ ازیں ناظرین تمکین کو واضح ہو کہ ہم نے بڑی جانفشانی سے اور بہت سا روپیہ خرچ کرکے خاص و عام کو فائدہ پہچانے اور دہوکے سے بچانے کی غرض سے صرف سو قسم کی گھڑیاں اور ایک قسم کے گھنٹہ ولایت سے بنوائے ہیں چونکہ امید کیجاتی ہے کہ ایسی سستی اور پائدار وقت دینے والی کہیں سے نہیں دستیاب ہو سکتیں۔ ہماری خاص فرینڈ واچ جن کے ڈائیل میں بھی یہی نام ہے۔ کھلے ڈھکنے کی نقل سلور اور چابی دار مشین نہایت مضبوط دیا پائدار گارنٹی ۲ سال قیمت (۲؍) ہماری خاص اکسلنسی واچ کھلے منہ کی علیحدہ چابی دار نکل سلور مشین اسی کی ہوبہو ۱۰؍ یا ۸ روپیہ والی انگلش واچ جیسی نہایت مضبوط و خوبصورت برسوں تک کام دینے والی گارنٹی ۴ سال قیمت عہ۔ کلائی پر باندھنے کی گھڑی۔ معہ باندھنے کے چمڑے کے سکھیلے تسمہ۔ قد بہت سوفیانہ مشین نہایت مضبوط ٹھیک وقت دینے والی گارنٹی ۲ سال قیمت (۴؍) چاندی کی قیمت (عہ) چہار فرشتی گھنٹہ۔ جو چوبیس گھنٹوں کی خبر لاتا ہے اس کے دروازے کا نقشہ و ڈائیل نہایت خوبصورت بیل بوٹے سے منقش ہیں اور جگانے کا گھنٹہ بھی لگا ہوا ہے مشین نہایت پائدار سچا وقت دینے والی ایک مرتبہ چابی لگا دو آٹھ روز فرصت گارنٹی ۲ سال قیمت (عہ) نوایجاد کوکو کلاک۔ اس کی تعریف کچھ نہ پوچھئے ہر شخص اس کی تعریف سے آزادانہ قیمت کے دیکھنے سے ضرور حیران ہوجاویگا۔ اس میں پورا گھنٹہ اور نصف گھنٹہ بجتے ہی ایک خوبصورت چڑیا اوپر کی جانب سے خود بخود کھڑکی کھول کر باہر نکل آتی ہے اور ایک نہایت سریلی آواز سے اتنی مرتبہ گاتی ہے جتنی مرتبہ کے گھنٹہ بجتا ہے۔ پھر خود بخود غائب ہو جاتی ہے۔ گھنٹہ نہایت خوبصورت سونا بیل ہاتھی دانت۔ پرزے اعلیٰ درجہ کے گارنٹی ۲ سال قیمت (عہ)۔ مال بذریعہ وی پی یا نقد دام پر منگاؤ۔

المشتہر

سے ستارچند اینڈ کو مرچنٹ مہر ساد خان دہلی

لطیفہ

کسی آدمی سے ایک نے اوسکا نام پوچھا اوس نے کہا میرا نام احمق ہے۔ اس نے کہا واقعی اچھا نام ہے۔ اوس نے جواب دیا کہ آپ کو پسند آیا ہے تو آپ اپنا نام رکھ لیں میں اپنے واسطے اور نام تجویز کرلونگا۔

جاسوسوں کی رپورٹیں

جنگی آفس نے بیان شائع کیا ہے جو جنگ لاکوئن میں ڈچوں کے برٹش مجروحین پر فیر کرنے کے متعلق لفٹنٹ ہرن ڈوبی شائر کے ۴ سپاہیوں اور بومزی کے تین سپاہیوں نے گواہی کے طور پر قسمیہ پیش کیا ہے۔

ایک سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۴ ماہ حال کو ایک بڑی فوج نے سمٹیلر کی فوج کو مقام بیمرسٹروپ خالی کرنے پر مجبور کیا۔ ہمارے سپاہی لڑتے لڑتے ۱۲ میل کے فاصلہ پر لیمبو پر پہنچ گئے ۱۰ سپاہی کام آئے۔

جنرل فرینچ کے کیپ کالونی کی فوج کی کمانڈ لینے سے ڈچوں کے مقابلہ کرنے والی فوج کو بڑا فائدہ ہوا۔ اور حفاظتی کام میں بڑی ترقی ہو گئی ہے تمام ریلوے لائین پر چوکیاں بنائی گئی ہیں۔

اخبار مارننگ پوسٹ لکھتا ہے کہ ٹانجیر کی خبر سے ظاہر ہوتا ہے کہ مراکو کا جو سپیشل مشن لندن اور برلن گیا تھا مستقلم مارگین پر انگلینڈ کو اپنے اختیار سے باہر سلطنت مراکو کے چند حصوں کا اختیار دینے اور دو ملین پونڈ خرچ کرنے کے باعث گرفتار کیا گیا۔

نیم سرکاری طور پر پیرس میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ الجیریا کی جنوبی سرحد کے متعلق مراکو کے سفارت (جو فی الحال سینٹ پیٹرزبرگ میں ہے) اور ڈیلکاسی کے درمیان خاطر خواہ فیصلہ ہوا۔

لارڈ کچنر رپورٹ کرتے ہیں کہ ۲۲ ماہ حال سے آج تک ۲۰ ڈچ مقتول و مجروح اور ۳۰۰ گرفتار ہوئے۔ ۱۰ ملارنس کے قریب ڈگلیز کو کیمپ پر قبضہ کیا۔ اس مقابلہ میں ۱۰ ڈچ کام آئے۔ ماہ جون کی ۲۰ رجون کو فوج نے حملہ کیا تھا۔ اور ۲۰ ڈچ گرفتار کئے گئے۔ مقتولین میں مارگرب بھی ہے جو سخت مجروح ہو گیا ہے۔ حصار رجنٹ نے کنرل بروبلین کی فوج کے ۳۲ ڈچوں کو گرفتار کیا اور ان کی ایک توپ اور ۴ گاڑیاں ہمارے ہاتھ لگیں۔

الجیریا پر فوجی حکام کونٹ والڈرسی اور چین سے واپس آنے والی جرمن فوج کی مہمانداری کر رہے ہیں۔

ایک ڈچ فوج ۲ توپوں کے ساتھ پرتگیز اضلاع میں داخل ہوئی ہے اور مقام گوبنز پر قیام کیا ہے جہاں ۵۰۰ پرتگیز سپاہی پہلے سے پہنچ چکے ہیں اور لارنزو مارکوئز سے امدادی فوج روانہ ہونیوالی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس حملہ سے ڈچوں کی غرض یہ ہے کہ وہاں سامان رسد جمع کریں۔

لارڈ کچنر رپورٹ کرتے ہیں کہ جن ڈچوں نے برن رید میں ایک بومزی تیرول اور دیسی جاسوسوں پر کیپ کالونی میں ۲۰ جولائی کو دفعۃً حملہ کیا تھا انہوں نے برٹش سپاہیوں کے تابع ہونے کے بعد بومزی کے ایک سپاہی مسمی فنچ اور چند جاسوسوں کو گولی سے مارڈالا۔ فنچ کے قتل کے متعلق ڈچ یہ توجیہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ہم نما سے دیسی تصور کیا جاتا تھا۔ کیپ کالونی میں دیسیوں کے اسطرح ظالمانہ طور پر قتل کی بہت سی وارداتیں ہوئی ہیں۔

لارڈ جارج ہملٹن نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ مجھے امید ہے کہ ہندوستان سے جنگ جنوبی افریقہ میں شامل ہونے کے لئے جو برٹش فوج بھیجی گئی ہے وہ بہت جلد رہائی ہو گی مگر میں یہ نہیں کہہ سکتا ہوں کہ کب تک۔

لندن ٹائمز قسطنطنیہ کے ایک تار سے لکھتا ہے کہ عدن سے ترکی قلعہ کے برباد کرنے کے لئے جو برٹش مہم گئی تھی اس سے اعلیحضرت سلطان المعظم بہت بگڑ گئے ہیں اور لندن میں ایک تار بھیجا ہے کہ یہ مہم واقعی گورنمنٹ کیطرف سے بھیجی گئی ہے یا نہیں۔

اخبار مارننگ پوسٹ میں ٹانجیر کے ایک رپورٹ سے مراکو کی سفارت کے متعلق جو خبر شائع ہوئی تھی وہ غلط ثابت ہوئی۔

تبت مشن ماسکو سے وطن روانہ ہوا۔

شملہ میں موسم خزاں کی گھوڑ دوڑوں کے لئے ایک کمیٹی ۸ و ۱۰ ر اگست کو منعقد ہونے والی ہے۔

الہ آباد سے فیض آباد تک فراخ پٹری کے مجوزہ ریلوے کی تعمیر کا کام آغاز موسم سرما میں شروع کیا جائیگا۔

علیگڈھ کالج میں ہسپتال بنانے کو ۱۵سے ۱۰ ہزار جمع ہو گیا۔

بہار کے علاقہ ترہت میں ہزارہا بیگہ زیر کاشت نیل تھا مع خشکسالی کے علاقہ مذکور نے تباہ کیا۔

امیر کابل آخری چہار شنبہ کی تقریب پر مقام بابر کو تشریف لے گئے۔ ۱۵ رجون تک کابل سے خبر جاری رہی تھی۔

تبت میں طاعون پھیلتا ہے۔ اسپر گھبراہٹ پھیل رہی ہے۔

حضور والیسرائے امید ہے کہ آغاز اپریل آئندہ میں پشاور کی سیر فرمائیں گے۔ جدید صوبہ کا انتظام دیکھیں گے۔

گذشتہ تعلیم ہند کے اصول کی اصلاح اسی موسم شملہ میں قرار دیجائیگی۔ لارڈ کرزن صاحب کی خاص مرضی سے ہے۔

کانپور کی خبر بطور افواہ کے اخبار پیٹریٹ کے نامہ نگار نے لکھی ہے کہ یہاں کے کارخانہ پارچہ بافی کے ایک افسر مسٹر گرین وڈ نے ایک دیسی ملازم مسمی بھوانی دوم اہیر کو کسی بات پر ناراض ہو کر ایسی ٹھوکر لگائی کہ وہ گر پڑا ایسی چوٹ آئی کہ وہ ہسپتال پہونچایا گیا اور وہاں چار روز کے بعد فوت ہوا۔ ڈاکٹر کی رائے ہے کہ پشت میں درد کی وجہ سے مر گیا۔ مسٹر گرین وڈ صاحب ...۵ روپیہ تنخواہ پاتے ہیں اس جرم کے سے عدالت جائنٹ مجسٹریٹ سے ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ملی۔ اسمیں سے ۵۰ روپیہ متوفی کی بیوہ مساۃ [illegible] کو دلوایا گیا ہے۔ تاکہ اسکے آنسو پونچھ جائیں۔

ولایت سے ۳۰ جولائی کو خبر آئی کہ سلطنت متحدہ (امریکا) میں گرمی کی کمی ہوئی۔ اور مسافر باران کی شکایت بھی جاتی رہی۔

مجلس تجارت کراچی نے حضور وائسرائے کو عرضی دی کہ پارچہ پر محصول چنگی موقوف کیا جائے جو میونسپلٹی نے لگایا ہے۔

رنگون کے دھوبیوں نے کام بند رکھنے کا ارادہ فسخ کر دیا۔ میونسپلٹی نے سات روپیہ ماہوار کرایہ معاف کر دیا۔

امرتسر کے دیسی اخبار یہاں ٹائمز کے ایڈیٹر پبلشر کو فحش مضامین کے شایع کرنے کے جرم میں ۲ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

بنگلور میں دوم رجمنٹ مدراس لانسرز کے ہاں دو دفعہ میں چوری ہوئی ہیں پتہ ندارد۔

ہند کی انجمن اینگلو انڈین ایک آزاد اخبار روزانہ کلکتہ میں جاری کرے گی۔ سرمایہ پچاس ہزار روپیہ ہو گیا ہے۔

بلاری کیمپ سے جو برما قیدی بھاگ گیا تھا ایک

مسلمان ریلوے انسپکٹر کی کوشش سے ۵۰ میل کے فاصلے پر پکڑا گیا۔

کلکتہ سے اور ۱ ہزار جفت پاپوش (بوٹ) ۱۱ ہزار بلٹ (بیلٹ) ڈبیان۔ ۱۹ ہزار گرم کوٹ بذریعہ جہاز جنوبی افریقہ کو بھیجے گئے۔

پنجاب کے اضلاع دہلی انبالہ لاہور میں مینہ دل کھول کر برسا۔ ہمسایہ صوبہ کے مقامات، الموڑہ میرٹھ اور بجنور میں بھی غوب برسا۔

جبلپور میں پنجم پلٹن مدراس کے ایک لانس نائیک نے اتوار کی رات کو بندوق سے خودکشی کر لی۔

کلکتہ کی خبر ہے کہ عدالت ڈپٹی مجسٹریٹ علیپور میں دو شخص پیش کئے گئے۔ یہ قلیوں کی بھرتی کے کام پر تھے۔ یہ شمالی ہند کے رہنے والے ہیں قلیوں کو بھرتی کرکے آسام کو روانہ کرتے ہیں اور اس کے عوض میں فیس ملتی ہے۔ الزام یہ تھا کہ ضلع مالدہ کے ایک ہندو لڑکے اور ایک لڑکی کو دھوکے سے بھرتی کیا۔ جھوٹا لالچ دلا کر ان کو جائز سرپرستوں کی حفاظت سے کھسکایا۔ ان کو کہا کہ نوکری دلائیں گے جب وقت ان کو مضافات میں قلیوں کے ڈپو میں لے گئے۔ راز افشا ہوا۔ یہ دونوں چلائے اور قلیوں میں بھرتی ہونے سے انکار کیا۔ ڈپٹی مجسٹریٹ صاحب نے دونوں ملزموں کو دو دو سال قید سخت کی سزا دی۔

عدالت ڈپٹی مجسٹریٹ سیالدہ (کلکتہ) میں جو مقدمہ زنا بالجبر کا ایک عورت مساۃ ہیمنگی داسی کیطرف سے یہاں کے مشہور خاندانی رئیس بابو گوپال لال سیل پر دائر ہے۔ چارشنبہ گذشتہ کو اسکی پیشی تھی اور سرمقدمہ کچھ کارروائی نہ ہوئی کیونکہ مستغیث کا پلیڈر بیمار تھا۔ پیروی کیلئے وہ حاضر نہ ہو سکا۔ تاریخ بڑھا دی گئی۔

مشرقی افریقہ میں میدان جہانزا میں ایک لڑکا ...ن منبلا مر گیا۔ اتفاقیہ حادثہ قرار دیا گیا۔ اب جو میدان ترک کر دیا گیا۔

کانپور میں بچے داروں کا مخت کی کمی کہ مشرک ... قلیوں ... کا شرک انگریزیوں کی ہوا خوری کی جگہ

کوک شاستر

مسمی بہ

مرآۃ العیش

یہ ایک طب کی کتاب ہے جو ہزاروں میں منتخب ہے۔ اور بالخصوص نوجوانان مایوس العیش کی دستگیر و قیام تندرستی کے واسطے تجربہ نسخے کوشش بلیغ سے جمع کئے ہیں۔ جن کے عوض میں اہل دنیا مال کیا جان بھی قربان کر نیکو دریغ نہ کرینگے چار باب مردوں اور دو باب عورتوں سے متعلق ہیں معہ ۲۰ تصاویر۔ قیمت فی جلد (۱۲)

۱۴ ق

بابو رام محلہ قانون گویان۔ مراد آباد

طاعونی شکار

تاریخ	نئے مبتلا ہوئے	تندرست ہوئے	امروز کل مریض
۳۰ جولائی	۱۲	۱۵	۱۳۴
۳۱ "	۱۹	۱۸	۱۱۹
یکم اگست	۱۱	۲۲	۱۳۶
۲ "	۲۳	۱۵	۱۱۸
۳ "	۱۷	۲۰	۱۱۳

مطبع حمیدیہ واقع دہلی بازار ... حکیم محمد حبیب الرحمن ... دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا